شئونِ علمیہ

پچاس برس بعد کی دنیا

جامعہ گلاسگو کے معلم تشریح پروفیسر ڈائی برن نے اپنی ایک تقریر میں بیان کیا کہ جو لوگ ۲۰۰۰ء میں زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ

کارخانوں میں بہت سا کام روبٹ (ROBOTS) انجام دیں گے۔ اور گھروں میں لاسلکی دور نما ٹیلیفون لگے ہوں گے اس سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو فون پر اطلاع دے گا کہ اسے کام میں دیر ہو گئی ہے تو وہ دیکھ لے گی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

اون اور روئی کی کاشت کرنے والے بے کار ہو جائیں گے کیونکہ سارے کپڑے کیمیاوی اشیاء سے تیار ہوں گے۔

دنیا کی آبادی بڑھ جائے گی۔ اس لئے انسان مجبور ہو کر سمندر کا رخ کریں گے جس سے وہ ایندھن اور غذا حاصل کریں گے

انسان کی اوسط عمر ۱۰۰ برس کے قریب ہو جائے گی۔

جامعہ کے شعبہ ہوابازی نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ میں لوگ سیاروں تک سفر کے لئے اپنی نشستیں محفوظ کرا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ سفر کے اوقات نامے بھی شائع کر دیئے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند تک پہنچنے کے لئے ۱۲ گھنٹے درکار ہوں گے اور مریخ تک پہنچنے کے لئے ۷۵ دن لگیں گے۔

لیکن پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ اس میں ایک بڑا "مگر" بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ زمین کے تجاذبی حلقے سے باہر نکلنے کے لئے ۲۵۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہوگی اور ہم ابھی تک صرف ۱۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار حاصل کر سکے ہیں۔

سورج کی توانائی

امریکہ کے سائنسی اور صنعتی تحقیق کے شعبہ نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اعلان کیا ہے کہ مستقبل قریب میں سورج کی توانائی (ENERGY) کو حرارت یا طاقت کی شکل میں استعمال کرنا ممکن نہ ہوگا۔ لیکن بعض خاص حالات میں اس سے فائدہ ضرور اٹھایا جا سکے گا۔

کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہلارڈ کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ سورج کی توانائی کے استعمال کے امکانات بتلائیں اور یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں تحقیقی کام شعبہ کی طرف سے انجام دیا جائے یا نہیں۔

کمیٹی نے بتلایا کہ گھروں میں پانی گرم کرنے کے لئے سورج کی توانائی کا استعمال بعض خاص حالات میں ممکن ہے۔